نے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنے کی بجائے معاملہ کو مزید الجھا دیا ہے اور گرفتار شدگان کا موقف سامنے آئے بغیر ان کے بارے میں یکطرفہ قیاس آرائیوں اور بیانات نے انصاف کی رہی سہی توقعات کو بھی دھندلا کر رکھ دیا ہے' ان حالات میں انصاف کے مسلمہ تقاضوں کو پورا کرنے اور ملکی و عالمی رائے عامہ کو مطمئن کرنے کی اس کے سوا کوئی صورت باقی نہیں رہ جاتی کہ گرفتار شدہ فوجی افسران کو اپنا موقف اور پوزیشن واضح کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ تک رسائی کے مواقع فراہم کیے جائیں اور ان پر مقدمہ بے شک فوجی عدالت میں چلایا جائے لیکن ملک کے شہریوں اور اخبارات کے نمائندوں کو عدالتی کارروائی سننے اور اس سے رائے عامہ کو باخبر رکھنے کی اجازت دی جائے ورنہ یک طرفہ پراپیگنڈہ اور کسی بند عدالت کی کارروائی سے حکومت وقتی مقاصد حاصل کرنے میں تو شاید کامیاب ہو جائے لیکن ایسی کوئی کارروائی انصاف اور اخلاق کی عدالت سے جواز کی سند حاصل نہیں کر پائے گی۔

مصری سفارت خانہ میں دھماکہ

گزشتہ دنوں اسلام آباد میں مصری سفارت خانہ میں بم کے دو دھماکوں میں ڈیڑھ درجن کے لگ بھگ افراد جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مصر کی بعض تنظیموں نے اس کی ذمہ داری قبول کرنے کا اعلان کیا ہے اور مصر میں حکومت اور دینی حلقوں کے درمیان جو کشمکش ایک عرصہ سے چلی آ رہی ہے' اس کے پیش نظر اس قسم کے دھماکے غیر متوقع نہیں ہیں۔ جہاں تک بم دھماکے کا تعلق ہے' ہر ذی شعور اس کی مذمت کرے گا اور اس قسم کی وارداتیں مذمت ہی کی مستحق ہیں' لیکن اس کی آڑ میں پاکستان بھر میں علماء اور دینی کارکنوں کے خلاف وسیع پیمانے پر جن کارروائیوں کا آغاز کر دیا گیا ہے' وزیر داخلہ ریٹائرڈ بریگیڈیر نصیر اللہ بابر جس جارحانہ انداز میں رائے ونڈ کے تبلیغی اجتماع' دینی مدارس اور اسلام آباد کی بین الاقوامی یونیورسٹی کی کردار کشی کی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں' وہ دینی حلقوں کو بہرصورت دبانے کی حکومتی خواہش کا آئینہ دار ہے۔

آنریبل امریکہ بہادر اور اس کی بہی خواہ مسلم حکومتیں بلاشبہ عالم اسلام کے دینی حلقوں کی سرگرمیوں سے پریشان ہیں اور انہیں کنٹرول کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں لیکن تاریخ کے دھارے کا رخ موڑنا کسی کے بس کی بات نہیں ہوتا۔ خدا کرے کہ یہ بات جلد ان کی سمجھ میں آ جائے۔